کہیں کہیں مبالغے اور سرسری پن کا احساس ہوتا ہے۔ تحقیقی انداز کی کمی اور پھیلاؤ زیادہ ہے] ۔ اس طرح کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا اور اس کا حلقہ قارئین بھی زیادہ وسیع ہوتا۔ بہ صورت موجودہ بھی کتاب مفید اور لائق استفادہ ہے (محمد ایوب منیر) ۔

تعلیم و تعلم اور دعوت کے اسلامی اصول و آداب' مولانا نصیب الرحمٰن علوی۔ ناشر: زم زم پبلشرز' شاہ زیب سنٹر' گوالی لائن نمبر ۳' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۱۸۳۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

علم کی فرضیت' اہل علم کی فضیلت' طالب علم کے حقوق و آداب' استاد کے حقوق و آداب' ساتھیوں کے حقوق' آداب درس' آداب تدریس' کاغذ' قلم روشنائی کا ادب' طلبہ سے ذاتی خدمت' تبلیغ کی اہمیت' داعی کے اوصاف اور کام وغیرہ جیسے عنوانات سے کتاب کے دائرہ موضوعات کی وسعت و جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مصنف نے مستند مآخذ سے معلومات کا عمدہ ذخیرہ جمع کیا ہے جو دلچسپ ہے' معلومات افزا بھی ہے اور قارئین کی توجہ ایسی جزئیات کی طرف مبذول کراتا ہے جہاں ہر شخص کی نگاہ نہیں جاتی۔

دینی مسائل معلوم کرنے اور زندگی کی مختلف الجھنوں کے سلسلے میں مشورہ لینے کے لیے' کتاب کے آخر میں' کراچی کے علماے کرام کے نام پتے' نمبر اور اوقات مشورہ وغیرہ کی تفصیل دی گئی ہے (رفیع الدین ہاشمی) ۔

بچوں کی لائبریری' مقصود احمد۔ ناشر: تعمیر ملت فاؤنڈیشن' ایف ایٹ تھری' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۴۸۔ قیمت: درج نہیں۔

بچوں کی لائبریری کا یہ دوسرا ایڈیشن' پہلے ایڈیشن کی بہت ترقی یافتہ اور مفید تر شکل ہے۔ اور اگر اپنے گذشتہ تبصرے کا حوالہ دیا جائے تو پہلے دریا کوزے میں بند کیا گیا تھا' تو اب سمندر کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً یہ ہر اسکول کی' خصوصاً پرائمری اسکول کی ایک ناگزیر ضرورت ہے لیکن' کیوں کہ ہمارے ملک میں ادارے عموماً خود اپنی ناگزیر ضروریات سے بے نیاز ہوتے ہیں' اس لیے مقصود احمد کی یہ محنت معلوم نہیں کتنے فی صد کے کام آئے!

مصنف نے لائبریری کے حوالے سے' کتب و دیگر معاونات کے حصول کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ پانچویں جماعت تک کے لیے مختلف ناشرین کی اردو' انگریزی' اسلامیات اور ریاضی' درسی کتب کے علاوہ دوسری عام کتب مطالعہ کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ معلمین و معلمات کی ضرورت کی کتب کی بھی خاصی جامع فہرست دی گئی ہے۔ ناشرین کے پتے بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ بچوں میں کتب بینی کی عادت پروان چڑھانے پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف نے اسکولوں کے ذمہ داران کا کام